گھورین من ہم تو تلکو صرفون کی سانہ دیکھہ — کوی سبکہ جای ہم سی صرفنا نہ دیکھا
ابدل اس آنکھن سوندی اب کیا صرد سے — نت ارشہ کی سوی حرم و بیکا نہ دیکھا
کب سہل سی طرح سی جلا دی ہے اگبو — ای شمع حالکتا ہے پروانہ دیکھا

کرتا سی لو لو ذلف کا مذکو مصحفی
ایکدن کبھی کا طول بہ اوس نہ دیکھا

سحب سکل سی اب اوس کوچی مین جانا اپنا — کہ وہان جان کا دشمن ہی زمانا اپنا
اوس فریبی کا من کنہ ہون کہ مجہے سرراہ — مل بہی جانا تو کبھی گہر نہ بتانا اپنا
انکہہ لڑجای کسی سی جو تیری گو لڑجاے — لیک ایجان بری دل نہ لڑانا اپنا
سینہ غربال سی ایا نظر اوسکا آخر — تیر مژگان نی کیا جس کو نشانا اپنا
ہو گئی ہم اوس بزم مین جو روانہ ہم کو — سمطور ہی آتش مین جلانا اپنا
اگر اوس نوخ کی مجلس مین ہوی راہ ہمین — ایکدن ہم بہی سنا دنگی فسانا اپنا
چاک ہوجا دنگی لاکہون ہی گریبان تا نم — چاک پردی ہی نہ بون تا نہ دکہانا اپنا
بولی وہ زلف سیہ کر کی گرفتار مجہی — پہر تو دل عشق کی پہندی مین پہسانا اپنا
کر کی مین چاک گریبان جو گیا یون بولا — حال دکہلا ہی سی کسکو یہ دانا اپنا

مصحفی گو تیری نصحت کری ناصح اگر
فصل گل مین تو گریبان نہ سلانا اپنا

تیر کر سینہ دل سی برسہ بار ہو گیا — آنکہین لڑین تو یہ جگر افگار ہو گیا

صیاد نی نہ فرج کیا مرغ دل کو ہای
یہہ نو قفس کی ہی ہی مردار ہو گیا

ہی ہی ستم کی نام ہی جو آشنا نہ تہا
یہہ گیا ستم ہوا کہ ستمکار ہو گیں

دیکہا جو وقت شام اوسی پشت بام پر
خورشید ہو خجل پس دیوار ہو گیا

غلام خدا کی واسطے کہ اب تو در گذر
سینہ جراحتون سے تو گلزار ہو گیا

برگشتگی بخت کہ اکس سی بیان کرون
دل وار تہا جو اپنا دل آزار ہو گیا

کسکی بلا سی زلف سیہ جان پر پرے
یا رب من اکس بلا سی گرفتار ہو گیا

دل ہی خبر نہن ہی مجہی اوسکی مصحفی
انکہو سی تو نہن ہی کہی یار ہو گیا

کبا کہی یار تہا سو وہ اغیار ہو گیا
اکس غم ہی جل کی داغ دل زار ہو گیا

انکہ اوسکی سوی در رہی رات دن لگی
نظر و سی جس ہی وعدہ دیدار ہو گیا

سینہ جو چاک چاک ہوا اوسکی تیغ ہی
یہہ مرغ دل قفس ہین گرفتار ہو گیا

آیا اگر غبار کہی میری یار کی
وہ ہی تو در میان ہی دیوار ہو گیا

سفاک ابتدا سی وہ بی رحم ہی غلط
کہی گر کج اوس کو حفا کار ہو گیا

اتنی تو مجہہ کو سیر چمن کی ہوس نتہی
ہر دلکی بیکلی سی ہی لاچار ہو گیا

تعریف مجہسے سنتی ہی اوس کلعذار کی
بس بہول تو کلیکا میری یار ہو گیا

اب دہونڈتا ہی تیر کو ظالم کہان کہ وہ
سینہ ہن غرق تا لب سوفار ہو گیا

یوسف ہی اپنی عہد ہین کہہ تجہسی کم نہتا
اوسکا ہی حسن رونق بازار ہو گیا

پر تو وہ جنس نغز ی بازار دہر مین | سودی من محو جسکی خریدار ہو گیا

بیوہ مصحفی کی نہن ہی یہ اشک آہ
ظاہر تہی کہ اوسکو کچہہ آزار ہو گیا

اوس کو دکہلائیو نفسہ میری حیرانی کا | جس سی نکلی ہی ایک انداز نسیانی کا
ضبط غم کو ہی کہان تک کری اس ضبط مین تو | حوصلہ صرف ہوا طاقت انسانی کا
گلکشان تو نہن گزرتی پہ اگر کبہی عنور | تختہ پارہ ہی کسی کشتی طوفانی کا
صحرو نبغ ملی جانی من او سکی گرمین | آج شاماں ہی شبہ تیری جہانی کا
ای برہمن بچی بچہہ اوسکی ضرر ہی جو غریب | مرگیا دیکہہ کی صندل تیری پیشانی کا
آئینہ کی تو عبث کرتا ہی اپنی توصیف | آئینہ آپ ہی حیران تیری حیرانی کا

مصحفی من وہ غزل خوان ہون کہ جسکی آگی
سونہ سرسبز سخن بلبل بستانی کا

زخ پہ عالم ہی بہہ زلفون کی پریشانی کا | چون پری روز پہ پہر اشب ظلمانی کا
جب نہ تہا سلسلہ زلف سی محکوم سروکار | عشق باعث تہا بری سلسلہ جنبانی کا
کفر پہیلا ہی یہان تک کہ زمانہ مین کوی | نام لیتا نہین بہولی سے مسلمانی کا
ہوش اوڑ جائین گی ای زلف پریشان تیری | گر مین احوال لکہا اپنی پریشانی کا
ہوگی حلقہ ریجر اوسی کام نہنگ | پاون بہر ی سے نہ نکلا تیری زندانی کا
لاسکی حسن تیرا ای صنم مہر مثال | کسطرح تختہ کاغذ پہ قلم مانی کا

کلک صنعت نی نہ کیجی تیری جہری کی شبیہ
دست قدرت نی بنایا نہ تیری ثانی کا

مصحفی جو نہ ہی کیا رختہ گوی میں مجھی
ہون تو میں مورہ درخوی سلیمانی کا

منہ دیکھون میں روز عید تیرا
مقصودی مجھ کو دید تیرا

کہتی ہن کہ خونخوار نوتا ہی
زخمی تیرا شہید تیرا

ہن زلف کی سلسلہ میں لاکھون
ایک میں بھی سہی مرید تیرا

ابرو ابھی اور بھی سیہ کر
ناسہ ی ابھی سپید تیرا

آیا جو عدم سی میں تو مجھ کو
منظور تہا یار دید تیرا

مطلب اوس سو فا سی کیا ہی
کہ ای دل ناامید تیرا

کہتی میں سبھی کہ مصحفی جل
ہی بندہ زرخرید تیرا

میں اوس صنم ماہ لقا کو نہیں دیکہا
صبح صبح کہ نبدی نی خدا کو نہیں دیکہا

بھولا ہی بہت لالہ جو رنگینی پہ اپنی
اسنی تیری پانونکی ضیا کو نہیں دیکہا

اتنی ہی صبا بجہ کہ افراط صبا ہی
انکہون نی تیری روی صبا کو نہیں دیکہا

ہم نام ہی سنتی نی سدا مہر و وفا کا
انکہون نی کبھی مہر و وفا کو نہیں دیکہا

ہستا ہی جو ہر طرح پہ ہر ثانی پہ تیرے
اوس کل نی زمانی کی ہوا کو نہیں دیکہا

رلونکو تموج کو وہ کیا سمجھی کا جسنی
اوتہتی ہوی طوفان بلا کو نہیں دیکہا

دیکھا ہی تجھی رقص میں لاکھوں نی ویکن
انکھوں میری تیری ادا کو سہن دیکھا

یار و نکی فقط حسن داس پہ نظر ہے
افسوس کہ اوس ضبط باکو نہیں دیکھا

ای صبحی دل کیونکہ لگی ماغمین میرا
بہرنی ہوی وہاں یاد صبا کو نہیں دیکھا

تکمہ احبان گر اگبر چاک کا
ہاتھ سا دیکھی لگا زنگ فاک کا

ای باغبان نہ مجھے ہوا آزردہ ہیں بلا
ایک دم خوشی آگیا تہا مجھی سایہ تاک کا

ملتی ہیں کتنی گرم ہیں یہ ہائے دیکھیو
کشتہ ہوں میں نو شعلہ رخو نکی تاک کا

ای شعلہ اپنی گرم روی پر نہو لیو
عالم ہی دور آہ دل دردناک کا

آہا ہی اپنی کشتہ کی تربت پہ صبحدم
ایک نالہ وہاں سے نکلی ہی سہ وی خاک کا

سکہ خدا کہ نام ہی عصمت کا صبحی آج
روز خدا کو آہ بری عشق پاک کا

حالی سے حسن کلیک مجھی عار ہی رہا
صحبت ہوی ہیں وہاں پس دیوار ہی رہا

آغز نصیب غیر ہوی وہ شاخ تاک
ایک عمر تک ہیں جسکا خریدار ہی رہا

تخصص دی نہ اوسکو گریبان ایکدن
دست جنون کلی کا میری ہاتھ ہی رہا

مانند مرغ زخمی بیا دست جرح ہیں
جھوٹی ہوی پہ ہی ہیں گرفتار ہی رہا

ایک پل لگی نہ انکھ میری اوسکی یاد ہیں
راتو کو ہیں فلک زدہ بیدار ہی رہا

حسن اوسکی نیغ کی جوہر نظر پڑے
ہم کو غلاش سر ہم زنگار ہی رہا

اوردی